O

مرا غم جب ترے ہونٹوں کی زبانی نکلا
تب کہیں جا کے مری آنکھ کا پانی نکلا

سال ہا سال کی خوشیوں سے یہ عُقدہ نہ کھلا
شورشِ غم سے مری زیست کا معنی نکلا

خانقاہوں میں، گناہوں میں کہیں بھی نہ گیا
کتنا بے سُود مرا عہدِ جوانی نکلا

عُمر بھر میری حکایاتِ غمِ دل میں رہا
مرا محبوب فقط ایک کہانی نکلا

https://emad-ahmad.com/

ایک ویرانے میں پھرتا رہا برسوں، تنہا
نفس کو پڑھنا تو اک کارِ گرانی نکلا

حوصلے ٹوٹ گئے، بالوں میں چاندی آئی
ڈھل گئی عُمر تو پھر خبطِ جوانی نکلا

حدتِ غم سے سلگنے کی جگہ بہہ سا گیا
دل کو ہم آگ سمجھتے تھے، وہ پانی نکلا

عُمر کے سال، بہت مال، سبھی ہجر و وصال
کچھ نہیں ہاتھ میں باقی رہا، یعنی نکلا

سامنے بیٹھا ہوا شخص شناسا سا لگا
غور کرنے پہ مرے درد کا بانی نکلا

https://emad-ahmad.com/

موڑ آتے گئے، احباب جدا ہوتے گئے
سب کا پیمانِ وفا صرف زبانی نکلا

تیرے خدشات تھے جتنے بھی، حقیقت نکلے
مرا جتنا بھی یقیں تھا، وہ گمانی نکلا

ایک تو ہم بھی ابھی خاک سے اُٹھے ہی نہ تھے
اُس پہ شاہانہ ترا طرزِ مکانی نکلا

بات کچھ اور سمجھتے تھے مگر نکلی اور
جس کو ہم دوست سمجھتے تھے وہ ہانی نکلا

جس پہ آ کر مَیں اٹک جاتا تھا ہر بار عماد
وہی میرے لب و لہجے کی روانی نکلا

https://emad-ahmad.com/